رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات و نفسیات

(از مولوی عبدالشکور صاحب لسکوہری متعلم جماعت ششم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

ایک ایسی ہستی کی شخصیت سے دنیا کا کونسا فرد واقف نہیں جو سراجاً منیراً بنکر آیا تھا جس نے انسان کو ترقی کے انتہائی مراتب پر پہنچا دیا جس کا نام نامی و اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جس نے دنیا میں آنکھیں اسوقت کھولیں کہ اس سے قبل صفت یتیمی سے موصوف ہو چکا تھا۔ چھ برس کی عمر میں والدہ بھی عالم اعلیٰ کی طرف رحلت فرما گئیں ہائے اب کون تھا جو اس معصوم کو جگر سے لگاتا۔ محمدؐ کے ناز و انداز کو برداشت کرتا۔ قدرت کو یتیم پیدا کرنے سے مقصود یہ تھا کہ یتامیٰ کی محبت و الفت آپ کے دل میں موجزن ہو یہی وجہ تھی کہ ذرا ذرا سی بات پر آپ کا دل موم کی طرح پگھل جاتا تھا غیروں سے حسن سلوک کرنا آپ کا شیوہ تھا آپ نے کبھی اپنا ذاتی انتقام نہیں لیا۔ جن اعداء دین نے ۲۳ برس تک ستایا تھا ان پر حاکم ہوکر اور قبضہ کلی ہونے کے باوجود انتقام نہیں لیا جس نبی کے جذبات کا یہ عالم ہو کہ دشمنوں کی طرف سے مختلف قسم کے مصائب و تکالیف پہنچائے جانے کے باوجود ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہو اس سے بڑھکر ہادی اعظم اور کون ہو سکتا ہے؟

طائف سے واپسی کے منظر کو یاد کرو کہ مخالف کی جانب سے پتھروں کی بارش ہو رہی ہے لیکن جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے زبان مبارک سے فرماتے ہیں اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ خدا میری قوم میری شخصیت کو نہیں سمجھتی انھیں ہدایت فرما مذہبی معاملات میں خلاف اصول کرنا قطعی حرام سمجھتے ایک شریف قبیلہ کی ایک عورت فاطمہ نامی چوری کرتی ہے اہل خاندان کی تمنا ہے کہ اس جرم میں اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے سفارش کیلئے حضرت اسامہ بن زید کو آگے کرتے ہیں لیکن ذات نبوی کا جذبہ للّٰہیت جوش مارنے لگتا ہے فرمایا کہ قبل از اسلام قوموں نے ایسا ہی کیا تھا کہ امراء سے حد شرعی ساقط کردیتے نفراء پر جاری کرتے جس سے عذاب خداوندی میں گرفتار ہوگئے۔ رب کعبہ کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ (اعاذہا اللہ منہا) بھی اس جرم کا ارتکاب کرتی تو مجھے اس پر بھی اسلامی حد جاری کرنے میں کوئی تردد نہ تھا بلکہ میں اس کا ہاتھ بھی قطع کردیتا۔ یہ ہے جذبۂ محمدیؐ جو دنیا میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔ خیال کیجئے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب حضرت عثمانؓ آپ کے سفیر بنکر مکہ والوں کے پاس صلح کی گفتگو کے لیے گئے اور ادہر ان کے قتل کی خبر مشہور ہوگئی تو آپ کے قلب میں جوش انتقام کا دریا موجیں مارنے لگا تمام جاں نثاروں سے بیعت استقامت لی اسلئے کہ قاصد اور سفیر کا خون آپ ہمیشہ کیلئے محفوظ رکھنا چاہتے تھے مگر غزوۂ احد میں جن ظالموں نے دندان مبارک شہید کیا تھا وہی فتح مکہ میں گردن نیچی کئے ہوئے آپ کے سامنے کھڑے ہیں لیکن آنحضورؐ نے اپنی ایذا رسانی کا انتقام ہرگز نہ لیا بلکہ عام معافی کا اعلان فرمادیا۔

ایک مرتبہ کھڑے ہوکر فرمایا کہ جس کا بھی مجھ پر کچھ حق ہو لیلے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہا حضورؐ آپ نے

مجھے ننگے جسم پر ایک کوڑا مارا تھا۔ آپ نے فوراً کرتۂ مبارک اٹھا دیا اور فرمایا لو تم بھی مار لو۔ صحابی نے فوراً مہر نبوت کو چوم لیا اور کہا حضور میرا یہی مقصد تھا۔

نفسیات کے جاننے والوں پر یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ماں کی ممتا اولاد سے کسقدر ہوتی ہے عموماً اولاد نا قدردان ہوتی ہے اپنی طبعی خواہشات کے بالمقابل ماں کی کوئی عزت نہیں آؤ ہمارے آقائے نامدار کی حالت دیکھو۔ آپ نبوت کے عہدے سے سرفراز ہیں لیکن جب آپکی حقیقی نہیں بلکہ رضاعی ماں تشریف لاتی ہیں تو آپ مارے محبت و عظمت کے ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر زمین پر بچھا دیتے ہیں اگر سچ پوچھو تو اسی کملی پوش نے ماں کی عزت کو برقرار رکھا اور کیوں نہ ہوتا جب تمام ظاہری و معنوی صفات کو رب العزت نے ودیعت فرمایا تھا جو رحمۃ للعالمین تھا جو اخلاق کا مجسمہ تھا جس کی ہر ایک نقل و حرکت پر قربان ہونا ہی باعث عز و شرف ہے جس کے بارے میں یہ شعر نہایت ہی موزوں ہے ؎

دل اسپہ فدا ہے جو کہ مدنی ہے + شاہوں میں شہنشاہ فقیروں میں غنی ہے

پیاری و لاڈلی بیٹی زینب کا لڑکا سانس توڑ رہا ہے حضرت زینب آپ کو بلا فرماتی ہیں۔ جواب میں فرمایا جاؤ میرا سلام کہنا اور کہدینا خدا کی چیز تھی اس کے لینے میں ہم کو کیا مجال ہے صبر کرو مگر حضرت زینب اصرار فرماتی ہیں اور قسم دلاتی ہیں کہ آپ ضرور تشریف لائیں چنانچہ گئے بچہ کی حالت دیکھکر آنکھوں میں آنسو آگئے حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے اللہ کے رسول یہ کیا؟ فرمایا ھذہٖ رحمۃ جعلھا اللہ فی قلوب عبادہٖ وانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء سعد جانتے ہو یہ خدائی رحمت ہے جسکو اس نے اپنے مقربین کے دلوں میں رکھا ہے خدا بھی رحم کرنے والوں ہی پر رحم فرماتا ہے ؎

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر + خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

ایک دفعہ عبداللہ بن مسعودؓ آپ کو قرآن مجید سنا رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بك علی ھولاء شھیداً۔ اے نبی وہ کیسا گھبراہٹ کا دن ہوگا جب ہم ہر ایک گروہ سے ایک ایک شاہد کھڑا کریں گے اور آپ کو تمام پر شہادت دینی ہوگی۔ عبداللہ بن مسعود سے فرمایا ٹھہرو صحابی نے جو دیکھا تو حضورؐ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ جتنا آپ کو اپنے نفس پر قدرت تھی کسی امتی کو حاصل نہیں ابھی تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی ہے جس سے قریش مقتولین بدر کے انتقام میں بیتاب ہیں عمیر بن وہب جو آپ کا سخت دشمن تھا صفوان بن امیہ کو بہت کچھ انعام و اکرام کی طمع دلاکر بھیجا کہ آپ کی گردن نعوذ باللہ منہا جدا کردے چنانچہ زہر میں بجھی تلوار لیکر مدینہ پہنچا لوگوں نے معلوم کر لیا حضرت عمرؓ نے سختی کرنی چاہی آپ نے منع فرمایا اور اس سے پوشیدہ طریق سے اس کے بدترین ارادے کی خبر دی یہ حالت دیکھکر عمیر دنگ رہ گیا اور فوراً اسلمان ہوگیا اور واپس جاکر اسلام کی تبلیغ شروع کردی ؎

اسلام کے پرچم کو جھکانے وہ چلے ہیں + پر فیصلۂ مالک قضا اور ہی کچھ ہے